سلسلۃ المنشورات ۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عون الملک المعبود فی تحقیق احادیث رفع الیدین فی السجود

تالیف

www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد ایوب صاحب صابر سلمہ اللہ تعالیٰ

سید محمد حسین سلفی کی کتاب "سجدوں میں رفع یدین سنت ہے" کے رد میں مکمل و مدلل تحقیقی کتابچہ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سجدوں میں رفع یدین کے دلائل غلط اور پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتے۔ نیز محمد حسین صاحب کے مغالطات کی نشاندھی کی گئی ہے۔

ناشر

مکتبۃ السنۃ الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی

18، سفید مسجد سولجر بازار نمبر 1 کراچی۔ فون نمبر:- 7226509

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلة المنشورات ۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عون الملک المعبود فی تحقیق احادیث رفع الیدین فی السجود

تالیف

حافظ محمد ایوب صاحب صابر سلمہ اللہ تعالیٰ

مسید محمد حسین سلفی کی کتاب "سجدوں میں رفع یدین سنت ہے" کے رد میں مکمل و مدلل تحقیقی کتابچہ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سجدوں میں رفع یدین کے دلائل غلط اور پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتے۔ نیز محمد حسین صاحب کے مغالطات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

ناشر

مکتبۃ السنۃ الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی

18، سفید مسجد سولجر بازار نمبر 1 کراچی۔ فون نمبر: 7226509

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاکر لائبریری
03004050555

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: عون الملک المعبود فی تحقیق احادیث رفع الیدین فی السجود

مؤلف: مولانا حافظ محمد ایوب صابر

صفحات: علاوہ ٹائٹل ۳۲

تاریخ اشاعت: یکم محرم ۱۴۱۶ھ

تعداد: ۱۰۰۰

طابع: عبد المهیمن

سرورق:

کمپوزنگ: الاعلام الاسلامی

قیمت:

ناشر: مکتبۃ السنۃ

الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی

۱۸۔ سفید مسجد سولجر بازار نمبر ۱ کراچی

فون نمبر۔ 7226509

محمد یونس شاکر
محلہ باٹھ نزد مسجد مبارک اہلحدیث نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ'

امابعد : کراچی شہر بھی عجیب و غریب ہے۔ رنگ رنگ کے لوگ اور ہر دن نئے نئے فتنے ابھرتے ہیں۔ الامان والحفیظ۔ علم اور علمی اقدار سے کوسوں دور ہر شخص مفتی و محقق بن کر قرآن و حدیث کی من مانی تعبیر و تشریح کر کے۔ انا ولا غیری۔ کا نعرہ لگا کر میدان میں اترتا ہے۔ عصمنا اللہ من الفتن و وفقنا لما یحبہ و یرضاہ آمین

یہ مختصر کتابچہ کسی محمد حسین سلفی صاحب کی کتاب "سجدوں میں رفع یدین سنت ہے" کا ہمارے فاضل دینی بھائی محمد ایوب صابر حفظہ اللہ کی طرف سے جواب ہے۔ اس جواب کی ضرورت بالخصوص اس لئے درپیش آئی کہ عوام الناس پر تحقیق کے نام سے اس قسم کے لٹریچر کا اگر بروقت جواب نہ دیا جائے تو اچھا اثر نہیں ہوتا۔ جس کی وجہ سے ضرورت تھی کہ تحقیق کے اس معرکہ کی حقیقت واضح کی جائے۔ جس کا مطالعہ کرنے والے ہی اندازہ لگائیں گے کہ کس قدر محمد حسین سلفی صاحب نے دیانت و تحقیق کا خون کیا ہے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ کتاب و سنت کو صحیح طریقہ سے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

مکتبۃ السنۃ کے اغراض و مقاصد قرآن حکیم اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو عام کرنا اور محدثین کے علمی آثار کو بہترین طباعت کے مراحل سے گزار کر لوگوں تک پہنچانا ہے اس وقت تک اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے تقریباً مختلف موضوعات پر 20 کتب شائع ہو چکی ہیں باقی زیر طبع ہیں۔ اللہ عزوجل شرف قبولیت سے نوازے اور اپنی برکات نصیب فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ وسلم

فقط محمد افضل

۲۳ رجب ۱۴۱۵ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عون الملک المعبود۔ فی تحقیق احادیث رفع الیدین فی السجود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

ایک رسالہ مسمی بہ "سجدوں میں رفع یدین سنت ہے"۔ مؤلفہ سید محمد حسین سلفی نظر سے گزرا۔ مولف موصوف نے تہتر(۷۳) صفحات کے اس رسالہ میں سجدوں کے درمیان رفع الیدین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت باور کرانے کی کوشش کی ہے۔ نیز یہ دعوی بھی کیا ہے کہ اس سنت پر صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ حدیث اور امام شافعیؒ امام ابن مہدیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کا بھی عمل ہے۔

ہمیں موصوف سے دلائل کی روشنی میں اس مسئلہ پر اتفاق نہیں۔

بناء بریں ایک مختصر تنقیدی جائزہ پیش خدمت ہے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

موصوف نے سب سے پہلے جناب ابوبکر صدیقؓ سے سجدوں کے درمیان رفع الیدین کا ثبوت پیش کیا ہے۔ جس کے لئے پہلے سنن کبری بیہقی کے حوالہ سے امام عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے جس میں ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ (جو کہ جناب ابوبکرؓ کے نواسے تھے) انہوں نے نماز ابوبکرؓ سے سیکھی اور ابوبکرؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے اور انہوں نے اللہ تعالی سے سیکھی۔ اس کے بعد بحوالہ سنن ابی داؤد و مسند احمد عبداللہ بن زبیرؓ کی یہ حدیث نقل کی کہ میمون مکی کا بیان ہے انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو دیکھا کہ وہ جب کھڑے ہوتے اور جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے اور جب دو رکعت سے اٹھتے تو رفع الیدین کرتے۔ میمون کہتے ہیں میں ابن عباسؓ کے ہاں گیا میں نے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھے تو ابن زبیر کی اقتداء کر انتہٰی ملخصاً۔

الجواب۔ سلفی صاحب کا یہ استدلال کئی اعتبار سے مخدوش ہے۔

الاول بحوالہ سنن ابی داؤد و مسند احمد حدیث اگرچہ محدث العصر علامہ البانی حفظہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے مگر محدث موصوف کی یہ تصحیح غیر صحیح ہے۔ اس کی سند میں عبداللہ بن لھیعہ راوی ہے جو کہ ضعیف ہے ملاحظہ ہو۔ تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۳۷۵، میزان الاعتدال ج ۲ ص ۴۷۵، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۲ ص ۲۹۳، کتاب المجروحین لابن حبان ج ۲ ص ۱۱، دیوان الضعفاء للذھبی ج ۲ ص ۵۷، الضعفاء والمتروکون لابن الجوزی ج ۲ ص ۱۳۶، کتاب الضعفاء والمتروکین للدارقطنی ص ۱۱۵، کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی ص ۱۵۳، کتاب الضعفاء الصغیر ص ۱۳۵، احوال الرجال للجوزجانی ص ۱۵۵، الکامل لابن عدی ج ۴ ص از ۱۴۶۲ تا ۱۴۷۱ نیز۔ علامہ البانی نے بھی متعدد مقامات پر ابن لھیعہ کو ضعیف قرار دیا ہے مثلاً سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ج ۱ ص ۵۷، ۲۲۸، ۲۷۸، ۳۲۸، ۴۷۱، ۴۷۶، ج ۲ ص ۲۴، ۵۶، ۸۷، ۲۰۱، ۲۳۵، ۴۲۰

الثانی۔ اس حدیث کو کئی محدثین کرام نے ضعیف بتلایا ہے۔ امام منذریؒ فرماتے ہیں اس کی سند میں عبداللہ بن لھیعہ ہے اور اس میں کلام ہے۔ مختصر سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۳۶۵ مولانا شمس الحق عظیم آبادیؒ نے بھی اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔ عون المعبود ج ۱ ص ۲۶۹ علامہ محمود محمد خطاب السبکی بھی اس حدیث کی تضعیف فرماتے ہیں ملاحظہ ہو۔ المنہل العذب المورود ج ۵ ص ۱۴۴

الثالث۔ یہ روایت جناب ابوبکرؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کی صحیح روایات کے مخالف ہے ان تینوں صحابیوں سے مروی صحیح روایات میں سجدوں کی رفع الیدین کا کوئی ذکر نہیں۔ چنانچہ ابوبکرؓ کی روایت سنن کبری بیہقی ج ۲ ص ۷۳ میں ہے اس میں نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کا ذکر ہے۔ نیز اس میں یہ بھی تصریح ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ بھی انہی مقامات میں رفع الیدین کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے اور عبداللہ بن زبیرؓ کے شاگرد عطاء بن ابی رباح بھی انہی مقامات میں رفع الیدین کرتے تھے۔ عطاء بن ابی رباحؒ انہی مقامات میں رفع الیدین کرنے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو انہیں مقامات میں رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔

عبداللہ بن زبیرؓ اپنے رفع الیدین کرنے کی وجہ جناب ابوبکرؓ کا ان مقامات میں رفع الیدین کرنا ذکر کرتے ہیں۔ اور جناب ابوبکرؓ ان مقامات میں رفع الیدین کرنے کی وجہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح رفع الیدین کرنا قرار دیتے ہیں۔ امام بیہقی اس تفصیلی حدیث روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں "رواتہ ثقات" اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

نیز عبداللہ وبن زبیرؓ سے الگ طور پر جو روایات ہیں ان میں سے بھی کسی میں سجدوں کی رفع الیدین کا کوئی ذکر نہیں۔ چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ کے فرزند عبداللہ بن احمد۔ مسائل ابیہ ص ۷۵ میں باسند ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں۔

انہ رأی ابن عمرؓ و عبد اللہ بن الزبیر یرفعان ایدیھما اذا کبرا فی الصلوۃ و اذا رفعا رؤسھما من الرکوع۔ بحوالہ جلاء العینین ص ۱۲۹ ابو الزبیر کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ کو دیکھا کہ وہ نماز میں جب تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔

نیز امام ابوبکر ابن ابی شیبہ باسند عطاء سے روایت کرتے ہیں **قال رأیت ابا سعید الخدری و ابن عمرؓ و ابن عباس و ابن الزبیر یرفعون ایدیھم نحوا من حدیث الزھری** (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۱۲ طبع بیروت)۔ عطاء کہتے ہیں میں نے ابوسعید خدریؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور ابن الزبیرؓ کو دیکھا وہ رفع الیدین کرتے تھے۔ امام ابوبکر بن ابی شیبہ فرماتے ہیں۔ ان کا رفع الیدین زہری سے مروی حدیث کے مطابق تھا۔

اس سے قبل امام ابوبکر ابن ابی شیبہؒ نے بطریق زہری عن سالم عن ابیہ حدیث روایت فرمائی ہے جس میں مواضع ثلاثہ کے رفع الیدین کا ثبوت اور بین السجدتین رفع الیدین کی نفی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ازیں امام بخاری نے بطریق شریک عن لیث عن عطاء اس اثر کو جزأ رفع الیدین ص ۴۲ و ۱۳۵۔ ۱۳۶ مع جلاء العینین روایت کیا ہے اس میں سجدوں کی رفع الیدین کا کوئی ذکر نہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے جناب ابوبکرؓ عبداللہ بن زبیرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کی صحیح روایات میں فقط مواضع ثلاثہ کی رفع الیدین کا ثبوت ملتا ہے صرف ابوداؤد و مسند احمد کی حدیث میں سجدوں کی رفع الیدین کا ذکر ہے اور وہ بوجہ عبداللہ بن لھیعہ ضعیف ہے۔

عطاء بن ابی رباحؒ

جناب سلفی صاحب نے بحوالہ محلی لابن حزم عبداللہ بن زبیرؓ کے شاگرد عطاء بن ابی رباحؒ سے سجدوں کی روایت ذکر کی ہے۔ مگر یہ تابعی ہیں اور انکا یہ عمل ذاتی اور اجتہادی ہے جو مرفوع احادیث کے مقابلہ میں حجت نہیں اسی طرح سے چند دیگر تابعین جو سجدوں کی رفع الیدین کے قائل تھے یہ انکا ذاتی عمل تھا اسے حجت نہیں مانا جاسکتا۔

امام عبدالرحمن بن مہدیؒ

بحوالہ جزأ رفع الیدین للبخاری محترم سلفی صاحب نے لکھا ہے کہ "عبدالرحمن بن مہدیؒ نے کہا یہ سنت ہے۔

موصوف کا یہ استدلال قطعاً بے بنیاد ہے۔ ہم ذیل میں ایک واقعہ نقل کر رہے ہیں اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ امام موصوف کن مقامات میں رفع الیدین کی سُنیت کے قائل ہیں۔

امام ابوالشیخ الاصبہانی طبقات المحدثین باصبہان میں امام ابوداؤد طیالسیؒ کے ترجمہ میں رُستہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابن مہدیؒ سے اس وقت سنا جب ان سے کہا گیا کہ ابوداؤد (طیالسی) اصبہان میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین نہیں کرتے۔ امام موصوف نے مجھ سے پوچھا میں نے کہا کہ ان تمام مقامات کی رفع الیدین کپڑے کے نیچے کرتے ہیں۔ امام موصوف نے فرمایا انہوں نے برا کیا ہے۔ وہ رفع الیدین ظاہراً کیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں رہتے تا کہ لوگ انہیں دیکھ کر انکی اقتداء کریں **طبقات المحدثین باصبھان** جزء ۲ ص ۱۸۴

اس سے معلوم ہوا کہ امام موصوف فقط مواضع ثلاثہ کی رفع الیدین کے سنت ہونے کے قائل تھے۔ اور امام بخاریؒ نے ان سے جو نقل کیا ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ

کے متعلق سلفی صاحب نے کہا ہے کہ وہ بھی اس کے قائل تھے جبکہ یہ غلط ہے۔ امام ابو داؤدؒ "کتاب مسائل الامام احمد ص ۳۳ میں فرماتے ہیں **فقیل لہ بین السجدتین ارفع یدی فقال لا۔** یعنی امام صاحب سے کسی نے پوچھا میں سجدوں کے درمیان رفع الیدین کیا کروں؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں فقہ حنبلی کی مشہور کتاب "المغنی" لابن قدامہ ج ۱ ص ۵۱۴ میں ہے۔ **ولا یستحب رفع یدیہ فی المشھور من المذھب** یعنی امام احمدؒ کے مشہور مذہب میں سجدوں کی رفع الیدین مستحب نہیں۔

صرف میمونی نے امام موصوف سے اس وقت کی رفع الیدین نقل کی ہے۔ جبکہ امام ابن قدامہ نے اس کی تردید فرمائی ہے۔ کتاب الافصاح ص ۱۲۴ میں بھی صرف مواضع ثلاثہ کی رفع الیدین کو امام مالکؒ شافعیؒ اور احمد بن حنبلؒ کے نزدیک سنت بتلایا گیا ہے۔ امام ابن الجوزیؒ "المذھب الاحمد فی مذھب الامام احمد" ص ۲۱ میں فرماتے ہیں **ثم یکبر و یخر ساجدا ولا یرفع یدیہ۔** تکبیر کہہ کر سجدہ کے لئے جھکے اور رفع الیدین نہ کرے۔ ان مختلف حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ امام احمدؒ صرف مواضع ثلاثہ کی رفع الیدین کے قائل تھے اور وہ فقط انہی مقامات کی رفع الیدین کو سنت سمجھتے تھے۔

امام شافعیؒ کے متعلق ہمارے سلفی صاحب کا یہ دعوی ہے کہ وہ بھی سجدوں کی رفع الیدین کے قائل تھے۔ یہ دعوی بھی بے بنیاد اور امام شافعیؒ کی اپنی کتابوں سے بے خبری کی دلیل ہے جبکہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ **ولا یرفع یدیہ فی شیئی من الصلوۃ غیر ھذہ المواضع۔** یعنی نماز میں ان (تین) مقامات کے علاوہ کسی موقع پر رفع الیدین نہ کرے۔ مختصر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المزنی ص ۵۲۳

امام مالکؒ کے بارے میں سلفی صاحب نے لکھا ہے کہ وہ بھی سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرتے تھے۔ ہماری تحقیق کے مطابق یہ بھی حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ اس بارے میں فیصلہ کن دلیل یہ ہے کہ امام مالکؒ کے شاگرد اشہب بن عبدالعزیزؒ کا قول ہے۔ امام مالکؒ وفات تک رفع الیدین کرتے رہے۔ یونس (واقعہ بیان کرنے والے ایک راوی) سے کہا گیا۔ اشہب نے رفع الیدین کا وصف بیان کیا ہے۔ یونس نے جواب میں کہا کہ اشہب نے کئی بار بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ امام مالکؒ جب تکبیر تحریمہ کہتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس وقت رفع الیدین کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو۔ التمہید ج ۹ ص ۲۲۲

قارئین کرام یہ ہیں وہ چند اسلاف جن کے بارے میں یہ دعوی کیا گیا کہ یہ سجدوں کی رفع الیدین کے قائل تھے۔ آپ نے ہماری پیش کردہ تحقیق سے اندازہ لگالیا ہوگا کہ یہ محض دھوکہ ہے۔

سید محمد حسین سلفی صاحب نے اس مقدمہ کے بعد دلائل دینے شروع کیئے ہیں۔ پہلی حدیث بحوالہ۔ المعجم الکبیر و محلی۔ و صحیح ابن حبان و سنن ابی داؤد حضرت وائل بن حجرؓ سے ذکر کی ہے۔

الجواب۔ اس روایت میں سجدوں کی رفع الیدین کا ذکر شاذ ہے امام مسلم نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو ہمام بن یحیٰی عن محمد بن جُحادۃ کے طریق سے روایت کیا ہے۔ اس میں اس رفع الیدین کا کوئی ذکر نہیں ملاحظہ ہو صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۳ نیز اس طریق سے حدیث کو امام بیہقی نے سنن کبری ج ۲ ص ۷۱ اور معرفۃ السنن والآثار ج ۱ ص ۵۴۳ میں اور امام احمد بن حنبلؒ نے مسند ج ۴ ص ۳۱۶-۳۱۵ میں روایت کیا ہے۔ کسی میں بھی سجدوں کی رفع الیدین کا ذکر نہیں۔ امام ابوداودؒ بھی فرماتے ہیں **قال ابوداؤد وروی ھذا الحدیث ھمام عن ابن جحادۃ لم یذکر الرفع مع الرفع من السجود** ج ۱ ص ۲۶۴ **مع العون**۔ اس حدیث کو ابن جحادہ سے ہمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے روایت کیا ہے تو اس نے سجدوں میں رفع الیدین کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابن حبانؒ نے اس حدیث کو بطریق عبدالوارث بن سعید عن محمد بن جحادہ روایت کیا ہے تو اس میں بھی سجدوں کی رفع الیدین کا ذکر نہیں ملاحظہ ہو صحیح ابن حبان ج ۱ ص ۱۶۸

لطف کی بات یہ ہے کہ ہمارے مہربان سلفی صاحب کی پیش کردہ حدیث بھی عبدالوارث بن سعید عن محمد بن جحادۃ کے طریق ہی سے ہے نیز سلفی صاحب نے ابن حبان کا حوالہ بھی دیا ہے۔ اب کیا کہا جائے کہ حوالہ جات کے لئے نمبر بڑھانا مقصود تھا یا دھوکہ دہی؟ بہرحال اس حدیث سے استدلال بھی صحیح نہیں ہے۔ حضرت وائل بن حجرؓ کی یہ حدیث کئی سندوں سے ہے مگر سجدوں کی رفع الیدین کا ذکر صرف اسی عبدالوارث والی سند میں ہے جبکہ یہ بھی مشکوک ہے۔ کیونکہ ابن حبان میں عبدالوارث والی سند میں بھی اس رفع الیدین کا کوئی ذکر نہیں۔ فافہم

حدیث نمبر ۲۔ بحوالہ سنن دار قطنی و جزأ رفع الیدین حضرت وائل بن حجرؓ سے ایک اور حدیث نقل کی ہے۔

الجواب۔ اس حدیث کو حصین بن عبدالرحمن سے خالد بن عبداللہ (شرح معانی الآثار للطحاوی میں) یعقوب بن ابراہیم (موطا محمد میں) جریر (دارقطنی اور بیہقی میں) اور زائدہ بن قدامہ (بیہقی میں) روایت کرتے ہیں تو کسی کی روایت میں سجدوں کی رفع الیدین کا ذکر نہیں۔ صرف ھشیم عن حصین روایت میں اس کا ذکر ہے۔ مگر ھشیم مدلس ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسے تیسرے طبقہ کے مدلسین میں شمار کیا ہے جن کی حدیث بغیر تصریح سماع حجت نہیں۔ ملاحظہ ہو۔ تعریف اھل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس لابن حجر ص ۱۱۵

اسی طرح بحوالہ جزأ رفع الیدین وکیع عن الاعمش عن ابراہیم جس حدیث کا ذکر کیا گیا ہے یہ بوجہ اعمش کی تدلیس کے صحیح نہیں۔ اعمش بھی تیسرے طبقہ کے مدلس ہیں۔ جن کی روایت بدون تصریح سماع قابل قبول نہیں۔

حدیث نمبر ۳۔ بحوالہ مسند احمد وائل بن حجرؓ حدیث ذکر کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجواب۔ اولاً۔ اس کی سند میں اشعث بن سوار ضعیف راوی ہے۔ ثانیاً یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ عبدالجبار بن وائل کا اپنے والد وائل بن حجرؓ سے سماع نہیں۔

حدیث نمبر۴۔ بحوالہ سنن کبری بیہقی حدیث روایت کی ہے۔

الجواب۔ سید حسین صاحب نے اس حدیث کے نقل کرنے میں بددیانتی سے کام لیا ہے۔ اصل الفاظ اس طرح ہیں۔ "فلما کبر رفع یدیہ مع التکبیر واذا رکع واذا رفع او قال سجد"۔ یعنی (سجد) کا لفظ شک کے ساتھ ہے۔ جبکہ یہی حدیث اسی سند سے مسند احمد ج ۴ ص ۳۱۶ میں اور المعجم الکبیر ج ۲۲ ص ۴۲۔۴۱ میں بغیر شک کے ہے۔ ان میں سجدوں کی رفع الیدین کا کوئی ذکر نہیں۔

حدیث نمبر۵۔ بحوالہ شرح معانی الآثار للطحاوی وائل بن حجر کی حدیث بیان کی گئی ہے۔

الجواب۔ اس کی سند میں شریک بن عبداللہ القاضی ہے۔ جو عہدۂ قضاء پر متمکن ہونے کے بعد تغیر حافظہ کا شکار ہو گئے تھے اور بہت زیادہ غلطیاں کرتے تھے اس حدیث میں سجدوں کی رفع الیدین کا ذکر غالباً ان کے تغیر حافظہ کے باعث ہے۔ اس لئے کہ عاصم بن کلیب کے دیگر ثقات حفاظ حدیث شاگرد اس رفع الیدین کا ذکر نہیں کرتے۔

حدیث نمبر۶۔ بحوالہ صحیح ابن خزیمہ وائل بن حجرؓ سے حدیث نقل کی ہے۔

الجواب۔ سلفی صاحب نے اس حدیث کے نقل کرنے میں دیانت سے کام نہیں لیا۔ جبکہ بقیہ حدیث اس طرح ہے۔ **وقال حین سجد ھکذا و جافی یدیہ عن ابطیہ الخ** جس کا مطلب یہ ہے کہ جب سجدہ کیا تو اس طرح کیا کہ اپنے ہاتھوں کو بغلوں سے جدا کیا۔ اس میں۔ حین سجد۔ کا تعلق مابعد سے ہے ماقبل سے نہیں اس سے قبل والی حدیث میں بھی اس کی صراحت موجود ہے۔

حدیث نمبر۷۔ بحوالہ معجم کبیر وائل بن حجرؓ سے۔ الخ۔

الجواب۔ اس کی سند میں سوید بن عبدالعزیز ہیں جو کہ ضعیف ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۲۷۶ میزان الاعتدال ج ۲ ص ۲۵۲ علامہ البانی بھی اس راوی کو ضعیف

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ج ۳ ص ۲۲۲ جب اس حدیث میں ضعیف راوی موجود ہے پھر نامعلوم سید محمد حسین صاحب کس بنیاد پر اس کو صحیح قرار دے رہے ہیں۔

حدیث نمبر ۸۔ بحوالہ مجمع الزوائد حضرت وائل بن حجرؓ سے طویل حدیث۔ الخ۔

الجواب۔ علامہ ہیثمی نے اس حدیث کو بحوالہ مسند البزار نقل کر کے لکھا ہے۔ فیہ محمد بن حجر قال البخاری فیہ بعض النظر و قال الذھبی لہ مناکیر۔ مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۳۵ نیز علامہ البانی بھی اسے ضعیف سمجھتے ہیں۔۔ ملاحظہ ہو۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ج ۱ ص ۴۴۹

حدیث نمبر ۹۔ بحوالہ سنن نسائی مالک بن الحویرث۔ الخ۔

الجواب۔ اس حدیث کی سند بظاہر صحیح ہے مگر اس میں علت یہ ہے کہ اس میں شعبہ کا ذکر محرف ہے۔ اصل میں یہ روایت سعید عن قتادہ ہے امام ابن حزمؒ نے اسے امام نسائی کے طریق سے روایت کیا ہے اس میں بجائے شعبہ کے سعید واقع ہے اور حافظ ابن حجر نے بھی فتح الباری میں اسے سعید ہی بتلایا ہے۔ علامہ احمد محمد شاکرؒ بھی متنبہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں شعبہ کا ذکر تصحیف ہے صحیح سعید ہے۔ التعلیقات علی النسائی للاستاذ عطاء اللہ حنیفؒ ج ۱ ص ۱۳۹ حضرت الاستاذ محدث شہیر مولانا سلطان محمود حفظہ اللہ نے اپنے رسالہ "اصطلاحات المحدثین" میں محرف کی مثال اسی سے دی ہے۔ ملاحظہ ہو ص ۲۶ جب دلائل سے ثابت ہو چکا کہ یہ روایت بواسطہ سعید عن قتادہ ہے تو اس اعتبار سے یہ صحیح نہیں کیونکہ قتادہ مدلس ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے انہیں تیسرے طبقہ کے مدلسین میں شمار کیا ہے جن کی حدیث بغیر تصریح سماع حجت نہیں ہوتی۔ اس روایت میں تصریح سماع کی نہیں کی گئی بلکہ عنعنہ سے ہے۔ لہٰذا جن بزرگوں نے اس کی تصحیح فرمائی ہے وہ محل نظر ہے نہ صرف یہی بلکہ ایک لایعنی فعل ہے۔ علامہ البانی بھی قتادہ کی تدلیس کے معترف ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ج ۴ ص ۱۰۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ روایت بواسطہ شعبہ عن قتادہ ہوتی تو اسے حجت مانا جاسکتا تھا۔

۔ازلیس فلیس۔

تنبیہہ سید محمد حسین سلفی صاحب نے مختلف حوالہ جات سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ روایت قتادہ کے کئی شاگردوں سے مروی ہے اور صحیح ہے مگر یہ تمام سعی بیکار محض ہے۔اس حدیث میں شعبہ کے ذکر کے بارے میں ہم تفصیل سے عرض کر چکے ہیں کہ یہ تحریف ہے اور محدثین صرف بواسطہ شعبہ عن قتادہ سند کو قبول کرتے ہیں۔دیگر قتادہ کے تلامذہ کے بارے میں یہ ضابطہ نہیں ہے ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ اس میں مرکزی راوی قتادہ ہیں اور وہ مدلس ہیں اور روایت عن سے بیان کر رہے ہیں اور ان سے سعید بن ابی عروبہ' ھشام دستوائی اور ہمام بن یحییٰ بیان کرتے ہیں۔ان میں سے کسی ایک کی روایت میں قتادہ کی نصر بن عاصم سے تصریح سماع کی نہیں ہے۔لہٰذا یہ روایت حجت نہیں۔نیز حضرت مالک بن الحویرثؓ سے اس حدیث کو ابو قلابہ بھی روایت کرتے ہیں۔ان سے مروی کسی طریق میں بھی سجدوں کی رفع الیدین کا ذکر نہیں۔

حدیث نمبر ۱۱۔حدیث انس بن مالک بحوالہ دار قطنی و مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ۔الخ۔

الجواب۔حضرت انسؓ سے مرفوعاً سجدوں کی رفع الیدین صحیح ثابت نہیں۔بلکہ صرف تکبیر تحریمہ اور عند الرکوع و بعد الرکوع رفع الیدین ہی ثابت ہے۔جیسا کہ مسند ابی یعلی ج ۴ ص ۵۰ اور ابن ماجہ ص ۶۴ اور جزءُ رفع الیدین ص ۴۰ مع جلاءالعینین تاریخ بغداد ج ۲ ص ۳۸۶ میں ہے۔البتہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت انسؓ کا عمل تھا۔امام دار قطنیؒ کا اشارہ بھی اسی طرف ہے وہ فرماتے ہیں لم یروہ عن حمید مرفوعا غیر عبدالوھاب و الصواب من فعل انس۔یعنی حمیدؒ سے مرفوعاً صرف عبدالوہاب بیان کرتے ہیں صحیح یہ ہے کہ حضرت انسؓ کا فعل ہے۔امام بخاریؒ بھی بطریق یحییٰ بن ابی اسحق عن انس۔اثر کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔قال البخاری و حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولی جزءُ رفع الیدین ص ۱۸۰ مع جلاء العینین نیز حضرت انسؓ سے سجدوں کے درمیان رفع الیدین حمید

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الطویل نقل کرتے ہیں اور وہ تیسرے طبقہ کے مدلسین سے ہیں۔ ملاحظہ ہو تعریف اہل التقدلیس ص ۸۶ جبکہ حضرت انسؓ سے عاصم احول بیان کرتے ہیں تو ان کی روایت میں سجدوں کی رفع الیدین کا قطعاً ذکر نہیں ملاحظہ ہو۔ جزأ رفع الیدین ص ۶۳۔ ۶۲ عاصم احول پر کسی نے تدلیس کا الزام نہیں لگایا۔ لہٰذا ترجیح اسی کو ہے۔

حدیث نمبر ۱۲۔ بحوالہ جزأ رفع الیدین عن انس الخ

الجواب۔ یہ وہی اثر ہے جس کے متعلق ہم امام بخاریؒ کا قول ابھی نقل کر چکے ہیں۔ نیز اس کی سند میں یحیٰی بن ابی اسحق پر بعض محدثین نے کلام کیا ہے۔ تہذیب ج ۱۱ ص ۱۷۸

حدیث نمبر ۱۳۔ بحوالہ مجمع الزوائد عن انس۔ الخ۔

الجواب۔ علامہ ہیثمیؒ نے اسے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔ و فیہ محمد بن عبید اللہ العرزمی وھو ضعیف۔ مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۰۲ علامہ البانی بھی اسے شدید ضعیف قرار دیتے ہیں۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ج ۳ ص ۶۱، ص ۶۹، ص ۹۰، ج ۴ ص ۱۰۳

حدیث نمبر ۱۴۔ بحوالہ معجم کبیر عن وائل بن حجر۔ الخ۔

الجواب۔ معجم کبیر کے محقق لکھتے ہیں کہ یہ روایت منقطع ہے۔ اور مسعودی مختلط راوی ہے۔ مسعودی جن کا نام عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عتبہ ہے شدید اختلاط کا شکار ہو گئے تھے نیز یہ روایت بوجہ عبد الجبار کے اپنے والد سے عدم سماع منقطع ہے۔ ابوداؤد میں اگرچہ یہ تصریح ہے۔ حدثنی اھل بیتی۔ مگر یہ اہل بیت مجہول ہے۔

نیز اس حدیث میں ہے کل تکبیرۃ یا مع التکبیر۔ مجمل ہے۔ اس کی تفصیل تکبیر تحریمہ اور عند الرکوع تکبیر ہے جیسا کہ دیگر صحیح احادیث میں بالصراحت موجود ہے۔

حدیث نمبر ۱۵۔ بحوالہ سنن دارمی وغیرہ۔ الخ۔

الجواب۔ اس کا جواب حدیث نمبر ۴ کے تحت گزر چکا ہے۔ نیز عند التکبیر کی تشریح بھی ابھی گزر چکی ہے۔ لطف کی بات یہ بھی ہے کہ فریق مخالف خود اس کے عموم کے قائل نہیں۔ مثلاً دوسری اور چوتھی رکعات میں کھڑے ہوتے وقت تکبیر ہے مگر رفع الیدین نہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر۱۶۔ بحوالہ مسند احمد عن جابر بن عبداللہ۔ الخ۔

الجواب ۔ اس کی سند میں نصر بن باب متہم بالکذب راوی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ میزان الاعتدال ج ۴ ص ۲۵۰ نیز اس کی سند میں حجاج سے مراد حجاج بن ارطاۃ ہے جو کہ سخت ضعیف ہے۔

حدیث نمبر۱۷۔ بحوالہ ابن ماجہ عن عمیر بن قتادہ ۔ الخ۔

الجواب۔ اس کی سند میں رفدہ بن قضاعہ ہے جو کہ ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو۔ تہذیب التہذیب ص ۲۴۵/۳' میزان الاعتدال ج ۲ ص ۵۳' دیوان الضعفاء ج ۱ ص ۲۹۳' کتاب الضعفاء و المجروحین للنسائی ص ۱۰۵' کتاب الضعفاء ج ۲ ص ۶۵ نیز بحوالہ الکامل لابن عدی رفدہ کی جو متابعت پیش کی گئی ہے وہ کالعدم ہے اس کی سند میں احمد بن ابی روح کو خود امام ابن عدیؒ نے ضعیف بتلایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ الکامل ج۱ ص ۱۹۸' میزان الاعتدال ج۱ ص ۹۸' لسان المیزان ج۱ ص ۱۷۳۔ ۱۷۲ نیز اس کی سند میں محمد بن مصعب بھی سخت ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو تہذیب التہذیب ص ۶۰۔ ۵۹۔ ۴۵۸

حدیث نمبر۱۸۔ بحوالہ ابن ماجہ عن ابن عباس۔ الخ

الجواب۔ اس کی سند میں عمر بن ریاح ہے جو کہ دجال اور متروک راوی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۴۴۸' میزان الاعتدال ج ۳ ص ۱۹۷/۳' دیوان الضعفاء ج ۲ ص ۱۸۷' کتاب الضعفاء و المتروکین ص ۱۲۶' للدارقطنی۔ کتاب الضعفاء و المتروکین للنسائی ص ۱۹۰' کتاب الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج ۲ ص ۲۰۹' عبداللہ بن عباسؓ کی صحیح احادیث میں "کل تکبیرۃ" کی وضاحت بھی آچکی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ جزءُ رفع الیدین

حضرت عطاءؒ و حضرت عثمانؓ کی شہادت۔ بحوالہ جزءُ رفع الیدین و مصنف عبدالرزاق حضرت عطاء کا اثر الخ۔

الجواب۔ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ عطاء تابعی ہیں اور کسی تابعی کا عمل مرفوع حدیث کے مقابلہ میں حجت و دلیل نہیں بن سکتا۔ مصنف عبدالرزاق میں حضرت عثمانؓ سے رفع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الیدین کا ثبوت مطلقاً ہے مخصوص سجدوں کی رفع الیدین کا ذکر نہیں۔ جب عام صحابہ کرام سے بھی سجدوں کی رفع الیدین کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملتا تو حضرت عثمانؓ بھی ظاہر بات ہے اس کے قائل نہیں ہونگے۔

اس ضمن میں جناب سلفی صاحب نے بحوالہ جزأ رفع الیدین ابن عباسؓ کا ایک اور اثر پیش کیا ہے جس میں۔ یرفع یدیہ حیث کبر۔ الخ۔ کے الفاظ ہیں۔ اس سے استدلال کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ابن عباسؓ ہر موقع کی تکبیر میں رفع الیدین کے قائل تھے۔ مگر یہ استدلال باطل و مردود ہے اس لئے کہ اس اثر کو امام عبدالرزاق نے مصنف ج ۲ ص ۶۹ اور امام ابوبکر بن ابی شیبہ اپنی تصنیف ج ۱ ص ۲۴۳ میں ان الفاظ سے روایت کیا ہے۔ ابو حمزہ کہتے ہیں رایت ابن عباس اذا افتتح الصلوۃ یرفع یدیہ الخ۔ نیز علامہ السید بدیع الدین شاہ صاحب حفظہ اللہ لفظ "حیث" پر نمبر لگا کر نیچے تعلیق میں لکھتے ہیں۔ و فی نسخۃ "اذا" لیجئیے سلفی صاحب آپ کے استدلال کی ساری عمارت ہی دھڑام ہو گئی۔

حدیث نمبر ۱۹۔ بحوالہ صحیح ابن خزیمہ عن ابی ہریرۃ۔ الخ۔

الجواب۔ ہمارے مہربانوں کو جب یہ اعتراف ہے کہ اس حدیث کی سند کا راوی عبدالمجید بن ابراہیم اس کے حالات کا علم نہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ ثقہ کیسے؟ جبکہ سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۶۹ مع العون میں "واذا سجد" کے بجائے "واذا رفع للسجود" کے الفاظ ہیں جس کا معنی یہ کیا گیا ہے۔ ای اذا رفع رأسہ من الرکوع لکی یسجد بعد ما قام معتدلا۔ نیز جزأ رفع الیدین ص ۱۳۲ مع جلاء العینین اور مسند الشامیین للطبرانی ج ۲ ص ۳۵ التمہید لابن عبدالبر میں مختلف اسانید کے ساتھ ابو ہریرۃؓ سے روایت موجود ہے کسی میں بھی سجدوں کی رفع الیدین کا ذکر نہیں۔

حدیث نمبر ۲۰۔ بحوالہ علل الاحادیث لابن ابی حاتم عن ابی ہریرۃ۔ الخ۔

الجواب۔ امام ابو حاتمؒ ہی نے اس حدیث کو خطا قرار دیا ہے۔ نیز اس کی سند میں صالح بن ابی الاخضر ہے جو کہ ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو۔ تہذیب التہذیب۔ میزان الاعتدال۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر۲۱۔ بحوالہ مسند احمد عن ابی ہریرۃ۔ الخ۔

الجواب۔ اس کی سند میں اسمٰعیل بن عیاش ہے جس کی حدیث عند المحدثین اھل الشام سے قبول اور اہل حجاز سے غیر مقبول ہے۔ یہاں وہ صالح بن کیسان المدنی سے حدیث بیان کررہے ہیں جو کہ حجت نہیں۔ نیز اس حدیث کو امام بخاریؒ نے جزأ رفع الیدین میں اور امام دار قطنیؒ نے اپنی سنن میں اور امام ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۴۴۴ میں روایت کیا ہے۔ ان میں سے کسی میں بھی سجدوں کی رفع الیدین کا ذکر نہیں۔

حدیث نمبر۲۲۔ بحوالہ تلخیص الحبیر۔ عن ابی ہریرۃ۔ الخ۔

الجواب۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسے "علل الحدیث" للدارقطنی کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ اس کی سند ذکر نہیں کی۔ امام دارقطنی کی یہ عظیم علمی کتاب تاحال مکمل طبع ہی نہیں ہوئی۔ راقم کے پاس تو فی الحال اس کا مطبوعہ حصہ ہی نہیں ہے۔ بہرحال اس کی سند کا ذکر کرنا فریق ثانی کی ذمہ داری ہے۔ لیکن ہم اتنا ضرور عرض کرتے ہیں کہ اس حدیث کو علل الحدیث میں ذکر کرنے کی بھی کوئی وجہ ضرور ہوگی۔ جو اہل علم سے مخفی نہیں فلیتدبر۔

تنبیہہ۔ سید محمد حسین صاحب نے ضمناً "رفع الیدین فی کل رفع و خفض" کے بارے میں بحوالہ علامہ احمد محمد شاکر و ابن حزم و علامہ البانی چند مباحث ذکر کیئے ہیں۔ ہم پہلے عرض کرچکے ہیں کہ جن احادیث میں۔ فی کل خفض و رفع۔ کے الفاظ ہیں وہ مجمل ہیں جن کی تفصیل عند الرکوع و عند رفع الرأس من الرکوع ہے۔ جیسا کہ متعدد احادیث اس کی دلیل ہیں۔ لہٰذا یہ بحث بلا فائدہ اور بلاوجہ ہے۔

حدیث نمبر۲۳۔ بحوالہ ابوداؤد و نسائی عن ابن عباس۔ الخ۔

الجواب۔ اس حدیث کا مدار نضر بن کثیر السعدی پر ہے جو کہ عند المحدثین ضعیف ہے۔ کسی ایک نے بھی اس کی توثیق و تعدیل نہیں کی۔ ملاحظہ ہو۔ تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۴۴۳۔۴۴۴، میزان الاعتدال، دیوان الضعفاء الضعفاء الکبیر، کتاب الضعفاء و المتروکین، للنسائی و لابن الجوزی، الکامل لابن عدی، نیز امام ابن عدی نے نضر کی منکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیث میں سے اس حدیث کو بطور مثال ذکر کیا ہے۔

تنبیہہ۔ سلفی صاحب نے امام ابوداوُدؒ کے سکوت کے بارے میں بحوالہ امام ابن عبدالبر لکھا ہے۔ کہ جس حدیث پر امام صاحب نے سکوت فرمایا ہے وہ ان کے نزدیک صحیح ہے۔ لیکن واضح رہے کہ جو حدیث امام ابوداوُدؒ کے نزدیک صحیح ہے وہ ضروری نہیں کہ دیگر محققین محدثین کے نزدیک بھی صحیح ہو۔ دُور نہ جائیے علامہ البانی کی ضعیف ابی داوٗد ہی کا مطالعہ کرلیں کہ کتنی ہی مسکوت عنہا احادیث ہیں جنہیں علامہ موصوف نے ضعیف قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر۲۴۔ بحوالہ ابوداوٗد و مسند احمد۔ عن ابن الزبیر۔ الخ۔

الجواب۔ اس کا جواب حضرت ابوبکرؓ والی حدیث کے ضمن میں گزر چکا ہے۔ ہم علامہ البانی حفظہ اللہ کے متعدد حوالہ جات سے ثابت کرچکے ہیں کہ ان کے نزدیک بھی ابن لھیعہ ضعیف ہے۔

سلفی صاحب نے یہاں پھر چند تابعین سے سجدوں کی رفع الیدین نقل کی ہے۔ ہم اس بارے میں بھی لکھ چکے ہیں کہ تابعین کا عمل ہمارے لئے حجت اور دلیل نہیں۔

حدیث نمبر۲۵۔ بحوالہ المحلی۔ عن عبداللہ بن عمر۔ الخ۔

الجواب۔ اس کا جواب تو امام بخاریؒ نے جزأ رفع الیدین میں بمالا مزید علیہ دے دیا ہے جسے خود سلفی صاحب نے بھی نقل کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا مدار العمری راوی پر ہے۔ جس سے مراد عبداللہ بن عمر العمری ہے۔ جن اسانید میں عبیداللہ (مصغر) واقع ہے۔ یہ تصحیف ہے۔ علامہ السید بدیع الدین شاہ راشدی حفظہ اللہ بھی فرماتے ہیں۔ والصواب عبداللہ کما ذکرہ المصنف جلاء العینین ص۱۵۶ عبیداللہ بن عمر العمری کی حدیث دو واسطوں سے ہے ان میں سے کسی میں بھی سجدوں کی رفع الیدین کا ذکر نہیں۔ ایک بواسطہ زھری عن سالم عن ابیہ۔ کمافی النسائی و ابن خزیمۃ و البیھقی۔ دوسری بواسطہ نافع عن ابن عمر۔ کمافی صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البخاری وابی داؤد والدار قطنی۔

اس ضمن میں دونوں روایتوں میں تطبیق پیدا کرنے کی جو کوشش کی گئی ہے یہ بیکار ہے اس لیئے کہ تطبیق دو صحیح حدیثوں کے مابین کی جاتی ہے جب کہ سجدوں کے رفع الیدین والی حدیث بوجہ عبداللہ العمری ضعیف ہے تو تطبیق چہ معنی دارد؟

حدیث نمبر۲۶۔ بحوالہ مشکل الآثار للطحاوی عن ابن عمر۔ الخ۔

الجواب۔ مشکل الآثار کا جتنا حصہ طبع ہوچکا ہے اس میں یہ حدیث موجود نہیں۔ البتہ المعتصر من المختصر ج ا ص ۴۲ میں حدیث موجود ہے۔ مگر عبیداللہ بن عمر سے قبل اس کی سند حذف کردی گئی ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری ج ۲ ص ۲۲۳ میں اسے نقل کیا ہے اس کے بعد فرماتے ہیں۔ یہ شاذ روایت ہے۔ امام اسمعیلی نے اسے اپنے حفاظ مشائخ کی ایک جماعت سے بطریق نصر بن علی اس حدیث کو امام بخاری کے استاذ عیاش کے مطابق روایت کیا ہے امام اسمٰعیلی اور ابو نعیم (الاصبہانی) نے دیگر اسانید سے اسی طرح (صحیح بخاری کی بغیر ذکر سجدوں کی رفع الیدین حدیث) عبدالاعلی سے روایت کیا ہے۔

علامہ عراقی تقریب الاسانید ج ۲ ص ۲۵۴ میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو خود امام طحاوی نے شاذ قرار دیا ہے..... اور جمہور نے اسے معلول قرار دیا ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ روایت شاذ ہونے کے باعث مردود ہے۔ قابل حجت نہیں۔

حدیث نمبر ۲۷۔ بحوالہ مسند حمیدی عن ابن عمر۔ الخ۔

الجواب۔ اس حدیث میں لفظ "خفض و رفع" آیا ہے۔ اس کی تفصیل جزء رفع الیدین ص ۵۳ مع جلاء العینین میں اس طرح ہے۔ ان ابن عمر کان اذا رای رجلا لا یرفع یدیہ اذا رکع و اذا رفع رماہ بالحصی۔ یعنی ابن عمرؓ جب کسی آدمی کو دیکھتے کہ وہ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین نہیں کرتا تو اسے کنکریاں مارتے۔

اس وضاحت سے حضرت ابن عمرؓ کا مسلک بھی واضح ہوجاتا ہے۔

حدیث نمبر ۲۸۔ بحوالہ مسند احمد عن ابن عمرؓ۔ الخ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجواب۔ اس کی سند میں راوی اسمٰعیل بن عیاش ہے اور یہاں بھی صالح بن کیسان المدنی سے بیان کر رہا ہے اور حدیث نمبر۲۱ کے جواب میں گزر چکا ہے کہ اسمٰعیل بن عیاش کی اہل حجاز سے احادیث قابل قبول نہیں۔

حدیث نمبر۲۹۔ بحوالہ جزأ رفع الیدین عن ابن عمر۔ الخ۔

الجواب۔ اس کا جواب حدیث نمبر۲۵ کے جواب کے تحت گزر چکا ہے۔ اور واضح کیا جا چکا ہے۔ اس میں راوی عبداللہ بن عمر العمری ہے جو کہ ضعیف ہے جن روایات میں عبیداللہ بن عمر وارد ہے اس کا جواب بھی گزر چکا ہے۔

حدیث نمبر۳۰۔ بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن عمر۔ الخ۔

الجواب۔ اس کی سند میں ابواُسامہ حماد بن اسامہ کثیر التدلیس راوی ہے۔ حافظ ابن حجر نے اسے تیسرے طبقہ کے مدلسین میں شمار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ تعریف اہل التقدیس ص ۵۹ پہلے گزر چکا ہے کہ اس طبقہ کے رُواۃ کا عنعنہ قابل قبول نہیں۔ یہ روایت بھی عن سے ہے۔ جبکہ عبدالاعلیٰ جو کہ اس سے کہیں زیادہ ثقہ اور حافظ ہے اس کی حدیث میں سجدوں کے مابین کی رفع الیدین کا کوئی ذکر نہیں۔

ایک اثر۔ بحوالہ جزأ رفع الیدین عن سالم بن عبداللہ ان اباہ۔ الخ۔

الجواب۔ اس کا معنی علامہ السید بدیع الدین راشدی حفظہ اللہ نے یہ کیا ہے۔ **معناہ اذا قام من الرکوع لا من السجدۃ و کذلک المراد من الجملۃ الثانیۃ اذا قام من الرکعتین او التشھد کما وقع فی طرق اخری جلاء العینین ص ۵۲** یعنی اس کا معنی یہ ہے کہ ابن عمر جب رکوع سے اٹھتے۔ نہ کہ سجدہ سے۔ ایسے ہی دوسرے جملہ سے مراد جب دو رکعتوں سے یا تشہد سے اٹھتے۔ مراد ہے جیسا کہ دیگر طرق میں آیا ہے۔

حدیث نمبر۳۱۔ بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن عمر۔ الخ۔

الجواب۔ اس میں۔ والسجود۔ سے مراد۔ رفع الرأس من الرکوع للسجود۔ ہے کیونکہ یہی حدیث مسند احمد ج ۲ ص ۱۴۵ میں اور مسند ابی یعلی ج ۵ ص ۲۶۰ میں اور محلی ج ۴ ص ۹۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں عند الرکوع و عند رفع الرأس من الرکوع و عند القیام من الرکعتین سے متعلق ہے۔
کسی میں بھی سجدوں کی رفع الیدین کا ذکر نہیں۔

ایک اثر۔ بحوالہ معجم اوسط عن ابن عمر۔ الخ

الجواب۔ یہ اثر بھی از قسم شاذ ہے اس لئے کہ عبیداللہ بن عمر العمری' لیث بن سعد' ابن جریج اور امام مالک یہ سب نافع سے بیان کرتے ہیں ان میں کسی کی روایت میں بین السجدتین رفع الیدین کا ذکر نہیں۔ (نوٹ۔ عبیداللہ کی روایت کے بارے میں گزر چکا ہے کہ اس میں صحیح عبداللہ بن عمر العمری ہے) نیز نافع کی متابعت سالم بن عبداللہ' ابوالزبیر' محارب بن دثار اور طاؤس نے بھی کی ہے و نیز یہ بھی گزر چکا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ جب کسی کو رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے رفع الیدین کرتے ہوئے نہ دیکھتے تو اسے کنکریاں مارتے۔ اس میں سجدوں کی رفع الیدین کا کوئی ذکر نہیں۔

نفی کے دلائل

یہاں تک تو سید محمد حسین صاحب سلفی کے دلائل کا جائزہ پیش کیا گیا ہے اب ہم تصویر کا دوسرا رخ پیش کرتے ہیں یعنی وہ دلائل بیان کرتے ہیں کہ جن میں سجدوں کے رفع الیدین کی صراحتًا یا اجمالًا نفی ہے۔

پہلی دلیل۔ عن عبداللہ بن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام فی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ و کان یفعل حین یکبر للرکوع و یفعل ذلک اذا رفع رأسہ من الرکوع و یقول سمع اللہ لمن حمدہ و لا یفعل ذلک فی السجود۔ صحیح بخاری و مسلم۔ وغیرہ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے' اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تو یہی (رفع الیدین) کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو یہی کرتے' اور آپ یہ سجدوں میں نہ کرتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کی سند میں کلام کرنے کی قطعاً گنجائش ہی نہیں۔ یہ حدیث صریح دلیل ہے کہ سجدوں میں رفع الیدین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل نہیں ہے اور آپ کی سنت نہیں ہے۔

دوسری دلیل۔ عن علی بن ابیطالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذلک اذا قضی قراءتہ واراد ان یرکع ویصنعہ اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیئی من صلوتہ وھو قاعد واذا قام من السجدتین ورفع یدیہ کذلک وکبر۔ ابوداؤد ج۱ ص۲۷۱، ترمذی ج۴ ص۲۳۹، جزأ رفع الیدین ص۱۶، مسند احمد ج۱ ص۹۳ واللفظ لابی داؤد

علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کی طرف کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔ اور اسی طرح ہی کرتے جب قراءت ختم فرماتے اور رکوع کا ارادہ فرماتے اور جب رکوع سے اٹھتے تب بھی یہی کرتے۔ اور نماز میں بیٹھی ہوئی حالت میں آپ کسی مقام پر بھی رفع الیدین نہ کرتے، اور جب دو سجدوں (یعنی دو رکعتوں) سے کھڑے ہوتے جب بھی اسی طرح رفع الیدین اور تکبیر کہتے۔

جزأ رفع الیدین میں "اذا قام من السجدتین" کے بجائے "اذا قام من الرکعتین" کے لفظ ہیں۔ جس سے متعین ہو جاتا ہے کہ جن کتب میں من السجدتین کے لفظ ہیں اس سے مراد دو رکعتیں ہے۔

یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ مواضع اربعہ (عند الافتتاح و عند الرکوع و عند رفع الرأس من الرکوع اور دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت) کے علاوہ اور کسی مقام کی رفع الیدین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں۔

تیسری دلیل۔ عن ابی موسی الاشعری قال ھل اریکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر ورفع یدیہ ثم کبر ورفع یدیہ للرکوع ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ثم رفع یدیہ ثم قال ھکذا فاصنعوا ولا یرفع بین السجدتین۔ سنن دار قطنی ج۱ ص۲۹۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو موسی اشعریؓ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ دکھاؤں؟ پس تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا۔ پھر تکبیر کہی اور رکوع کے لئے رفع الیدین کیا۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر رفع الیدین کیا پھر فرمایا کہ ایسے ہی کرو اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کیا۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں شامل نہیں تھا۔

چوتھی دلیل۔ **عن مالک بن الحویرث قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ و اذا رکع و اذا رفع رأسہ من الرکوع**۔ مسند ابی داؤد طیالسی ص ۱۷۶ مسند احمد ج ۵ ص ۵۳ مالک بن الحویرثؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کرتے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے۔

وجہ استدلال۔ اس حدیث میں کان یرفع یدیہ جملہ "**اذا افتتح الصلوۃ**۔ الخ۔ جملہ شرطیہ کی جزاء مقدم ہے جبکہ جزاء کے لئے موقع محل شرط کے بعد ہے۔ اور اس بارے میں ضابطہ اور اصول یہ ہے **التقدیم مع حقہ التاخیر یفید الحصر** یعنی وہ جملہ جس کا موقع محل بعد کا ہے۔ اسے مقدم لانا حصر کا فائدہ دیتا ہے۔ اس اصول کے پیش نظر ثابت ہوتا ہے کہ رفع الیدین صرف انہی مقامات پر ہے ان کے علاوہ سجدوں میں نہیں ہے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

ممکن ہے کہ کوئی یہ شبہ پیدا کرے کہ اس اصول اور ضابطہ کے باعث دو رکعت سے اٹھتے وقت کی رفع الیدین کی بھی نفی ہو جائے گی؟ ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ اس کے لئے الگ طور پر صحیح صحیح دلائل موجود ہیں ان کے پیش نظر اس رفع الیدین کا ثبوت اپنی جگہ برقرار ہے۔ نیز اس رفع الیدین کی نفی میں کوئی صحیح دلیل بھی موجود نہیں جبکہ ماغن فیہ مسئلہ میں نفی کی صریح احادیث موجود ہیں۔ فافترقا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تنبیہات الاول

عبداللہ بن عمرؓ کی سجدوں میں رفع الیدین کی نفی کے بارے میں احادیث کے لئے سید محمد حسین سلفی صاحب نے یہ عذر لنگ پیش کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو سجدوں کے رفع الیدین کا علم نہیں تھا اسی لیئے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے غور طلب بات ہے کہ فطری طور پر جب ابن عمرؓ نے سجدوں میں رفع الیدین کا انکار کیا تو یقیناً جن جن مقامات پر اثبات تھا ان تمام مقامات کا ذکر کردیا گویا ان تین مقامات کے علاوہ سب کا انکار کردیا۔ حتی کہ دو رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا بھی اس کے بعد بحوالہ الغرائب للدارقطنی، فتح الباری سے ایک حدیث جس میں مقامات ثلثہ کے رفع الیدین کا اثبات اور بعد کی نفی ظاہر ہوتی ہے ذکر کی۔ جس سے یہ ثابت کیا کہ اس وقت تک عبداللہ بن عمرؓ کو دو رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کا علم نہیں ہوا تھا۔ صحیح بخاری کی بواسطہ سالم عن ابیہ روایت میں سجدوں میں رفع الیدین کے انکار کے ساتھ ساتھ دو رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کا بھی سری طور پر انکار ہے۔ لیکن صحیح بخاری میں نافع عن ابن عمر کی حدیث میں دو رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کا اثبات ہے اور سجدوں میں رفع الیدین کا انکار بھی نہیں ہے۔ چنانچہ بعض دوسرے صحابہ کرامؓ کے ذریعے جب عبداللہ بن عمرؓ کو سجدوں میں رفع الیدین کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس پر عمل بھی کیا اور روایت بھی کیا۔ یہی انکے رجوع کی دلیل ہے۔ ص ۶۹-۶۸

سلفی صاحب کی اس طویل عبارت کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) عبداللہ بن عمرؓ کو سجدوں کی رفع الیدین کا علم نہیں تھا۔ اسی لیئے انہوں نے نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے اس رفع الیدین کی نفی کی۔

(۲) پہلے پہل ابن عمرؓ نے سوائے مواضع ثلاثہ کی رفع الیدین کے باقی تمام واضع کی رفع الیدین کا انکار کیا۔

(۳) ابن عمرؓ کو پہلے دو رکعتوں سے اٹھتے وقت کی رفع الیدین کا بھی علم نہیں تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) بواسطہ سالم عن ابیہ روایتیں سجدوں کی رفع الیدین کے ساتھ ساتھ دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت کی رفع الیدین کا بھی سری طور پر انکار ہے۔

(۵) بعض صحابہ کے ذریعے ابن عمرؓ کو سجدوں کے رفع الیدین کی اطلاع کی گئی تو انہوں نے عمل بھی کیا اور روایت بھی کیا۔

ہم ترتیب وار مسلفی صاحب کے ان نکات پر تبصرہ کرتے ہیں۔

نمبر۱۔ یہ بات کس حدیث سے ماخوذ و مستنبط ہے اس کا حوالہ درکار ہے؟ اگر ابن عمرؓ نے عدم علم کے باعث نفی کی ہے۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جن دیگر صحابہ نے سجدوں کے رفع الیدین کی نفی کی ہے انکی نفی کی وجہ کیا ہے؟ نیز عدم علم سے نفی کرنا ویسے بھی مناسب نہیں تھا۔ بلکہ صرف اظہار لاتعلقی علم نہ صرف مناسب بلکہ انسب تھا بہرحال یہ ایک صحابی کے ذمہ ایک بہتان عائد کیا گیا ہے۔ والعیاذ باللہ

نمبر۲۔ ابن عمرؓ سے ہم دلائل کے ساتھ ذکر کر چکے ہیں کہ سجدوں کے درمیان رفع الیدین کی کوئی ایک روایت بھی صحیح نہیں۔ رہی باقی وہ روایت کہ جن میں سے بعض مواضع ثلاثہ اور بعض میں مواضع اربعہ کی رفع الیدین کا ثبوت ہے تو اس میں ابن عمرؓ کا اپنا ذاتی کوئی عمل دخل نہیں بلکہ رواۃ کا اختلاف ہے۔ بعض نے مواضع ثلاثہ اور بعض نے مواضع اربعہ میں رفع الیدین کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ اختلاف کوئی ایسا نہیں کہ اس کے باعث نفس مسئلہ پر کوئی زد پڑے بلکہ جمع و تطبیق کی صورتیں عمل میں لائی جا سکتی ہیں۔

نمبر۳۔ ہم نے عرض کیا کہ اس میں علم یا عدم علم کی کوئی بات نہیں بلکہ اختلاف رواۃ کی بات ہے۔

نمبر۴۔ یہ جناب مسلفی صاحب کی جہالت و بے خبری یا تجاہل عارفانہ ہے وگرنہ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ بواسطہ سالم عن ابیہ حدیث میں بھی دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت کی رفع الیدین کا ثبوت موجود ہے سنن نسائی ج ۱ ص ۱۳۹، صحیح ابن حبان ملاحظہ ہو ج ۴ ص ۱۷۸، ابن خزیمہ ج ۱ ص ۳۴۴، جزء رفع الیدین ص ۱۵۴ مع جلاء العینین نیز مصنف عبدالرزاق ج ۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ص ۶۷ میں بواسطہ سالم عن ا ۔ یہ حدیث میں سجدوں کے رفع الیدین کی نفی اور دو رکعتوں سے قیام کے رفع الیدین کا ثبوت دونوں چیزیں موجود ہیں۔ بفرض محال بواسطہ سالم عن ابیہ حدیث میں دونوں چیزیں نہ بھی مذکور ہوں تو اس سے "سری طور پر انکار" کیونکر لازم آتا ہے؟ کیا کسی چیز کے عدم ذکر سے اس چیز کا "سری طور پر انکار" لازم و ملزوم ہیں؟

نمبر۵۔ وہ کون صحابہ ہیں؟ کیا سلفی صاحب اس سے پردہ اٹھانے کی زحمت گوارا کریں گے؟ کیا ان صحابہ نے حضرت علیؓ و حضرت ابو موسیٰؓ کو بھی سجدوں کی رفع الیدین کی اطلاع فراہم کی تھی؟ اگر نہیں تو کیوں؟

پھنسا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

الثانی

بعض حضرات نے ایک اصول سے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ کہ ثبوت رفع الیدین بین السجدتین کی احادیث مثبت ہیں اور دوسری نافی ہیں اور اصول یہ ہے کہ مثبت و نافی کے تعارض کی صورت میں ترجیح مثبت کو ہوا کرتی ہے مگر یہ کوشش بیکار محض ہے اس لیئے کہ اس اصول کے پیش نظر مثبت کو ترجیح تو اس وقت ہوتی ہے کہ جب دونوں قسم کی روایتیں صحت و قوت میں برابر ہوں مانحن فیہ مسئلہ میں مثبت احادیث سرے سے صحیح ہی نہیں تو ترجیح کس بنیاد پر۔؟

الثالث

سید محمد حسین صاحب نے چند تابعین و تبع تابعین اور ائمہ محدثین کے نام گنوائے ہیں کہ یہ تمام سجدوں کی رفع الیدین کے قائل تھے۔ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ ان بزرگوں کا عمل ہمارے لیئے قطعاً حجت نہیں۔ بایں ہمہ ان تابعین و تبع تابعین سے متعدد ایسی روایات مروی ہیں کہ یہ عند الافتتاح و عند الرکوع و عند رفع الرأس من الرکوع ہی رفع الیدین کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو۔ جزأ رفع الیدین للبخاری التمہید لابن عبد البر، سنن کبری بیہقی، مصنف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالرزاق وغیرہ امام ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں وعلیہ العمل عند جماعۃ فقہاء الامصار القائلین بالرفع۔ التمہید ج ۹ ص ۲۲۷ یعنی حضرت ابن عمرؓ کی حدیث (کہ جس میں رفع الیدین بین السجدتین کی نفی ہے) پر مختلف علاقوں کے رفع الیدین کے قائل فقہاء کی ایک جماعت کا عمل ہے نیز حضرت ابن عمرؓ کے مشہور شاگرد وہب بن منبہؒ کے بارے میں داؤد بن ابراہیم کہتے ہیں۔ رأیت وھب بن منبہ یرفع یدیہ فی الصلوۃ اذا کبر و اذا رکع رفع یدیہ و اذا رفع رأسہ من الرکوع رفع یدیہ ولا یفعل ذلک فی السجود۔ التمہید۔ ج ۹ ص ۲۲۸

میں نے وہب بن منبہ کو دیکھا ہے وہ جب تکبیر کہتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔ اور یہ سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔

ائمہ محدثین مثلاً امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے بارے میں ہم پہلے عرض کرچکے ہیں کہ وہ یہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ مزید یہ کہ التمہید ج ۹ ص ۲۲۸ میں ہے۔

قال ابوبکر الاثرم قیل لاحمد بن حنبل رفع الیدین من السجدتین فذکر حدیث سالم عن ابن عمر ولا یرفع بین السجدتین ثم قال نحن نذھب الی حدیث ابن عمر و قال الربیع عن الشافعی کل تکبیر کان فی افتتاح او فی قیام ففیہ رفع الیدین۔ یعنی ابوبکر الاثرمؒ کہتے ہیں امام احمدؒ سے کہا گیا سجدوں سے رفع الیدین کا کیا حکم ہے۔ انہوں نے ابن عمر کی حدیث ذکر فرمائی کہ سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں ہے پھر فرمایا ہم ابن عمرؓ کی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ ربیع امام شافعیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہر تکبیر جو نماز کے شروع یا قیام کی ہے اس میں رفع الیدین ہے۔

ربیعؒ کی یہ بات کتاب الام ج ۷ ص ۲۵۰ میں بھی موجود ہے نیز مختصر مزنی ص ۱۵ میں ہے ولا یرفع یدیہ فی السجود ولا فی القیام من السجود۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں رفع الیدین نہ تو سجدوں میں ہے اور نہ ہی سجدوں سے اٹھتے وقت ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان تصریحات کے باوجود بھی اگر کوئی امام شافعیؒ اور احمد بن حنبلؒ کو سجدوں کی رفع الیدین کا قائل قرار دیتا ہے تو ضد کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔

امام ابن المنذرؒ امام ابن حزمؒ نے انہیں عند الرکوع و عند رفع الرأس من الرکوع رفع الیدین کرنے والوں میں شمار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ محلی ج ۴ ص ۹۰

امام ابن خزیمہؒ

صحیح ابن خزیمہ کی تبویب سے تو معلوم ہوتا ہے کہ امام موصوف عند الافتتاح و عند الرکوع و عند رفع الرأس من الرکوع و عند القیام من الرکعتین رفع الیدین کے قائل ہیں شروع کی رفع الیدین کے لئے انہوں نے ج ا ص ۲۳۲ پر۔ باب البدء برفع الیدین عند افتتاح الصلوۃ قبل التکبیر عنوان قائم کیا ہے۔ پھر ج ا ص ۲۹۴ پر باب رفع الیدین عند ارادۃ المصلی الرکوع و بعد رفع رأسہ من الرکوع قائم کیا ہے پھر ج ا ص ۲۹۵ پر باب الدلیل علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر برفع الیدین عند ارادۃ الرکوع و عند رفع الرأس من الرکوع۔ یہ عنوان باندھا ہے۔

پھر ج ا ص ۳۴۴ پر یوں باب قائم کیا ہے باب رفع الیدین عند القیام من الجلسۃ فی الرکعتین الاولیین للتشھد اگر امام موصوف سجدوں کی رفع الیدین کے بھی قائل ہوتے تو اس کے لئے بھی کوئی مستقل عنوان قائم فرماتے۔ لہٰذا امام موصوف کو سجدوں کی رفع الیدین کا قائل قرار دینا محض دھوکہ اور فریب ہے۔

امام بیہقی

سنن کبریٰ و معرفۃ السنن والآثار کی تبویب سے معلوم ہوتا ہے کہ امام موصوف بھی امام ابن خزیمہؒ کی طرح صرف مواضع اربعہ کی رفع الیدین کے قائل تھے۔ انہوں نے بھی سجدوں کی رفع الیدین کے لئے جداگانہ کوئی باب نہیں قائم کیا۔ لہٰذا انہیں بھی سجدوں کی رفع الیدین کے قائلین میں شمار کرنا غلط بیانی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امام بغویؒ

امام موصوف کو سجدوں کے رفع الیدین کے قائلین میں شمار کرنا نہایت کذب بیانی ہے۔

امام موصوف نے شرح السنۃ ج ۳ ص ۲۰ میں عنوان یوں قائم کیا ہے۔ **باب رفع الیدین عند تکبیر الافتتاح و عند الرکوع والا رتفاع عنہ و القیام من الرکعتین** یعنی باب ہے تکبیر افتتاح کے وقت اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنے کے بارے میں ج ۳ ص ۲۲ پر لکھتے ہیں **قلت و رفع الیدین حذو المنکبین فی ھذا المواضع الاربع متفق علی صحتہ یرویہ جماعۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھم عمر و علی۔ الخ الی ان قال۔ و بہ یقول اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم ابوبکر و علی و ابن عمر و ابن عباس و ابو سعید الخدری و ابو ھریرۃ و انس و عبداللہ بن الزبیر و غیرھم۔**

میں (امام بغویؒ) کہتا ہوں ان چاروں مقامات میں کندھوں کے برابر رفع الیدین کرنا اس کی صحت پر اتفاق ہے۔ صحابہ کرام کی جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ رفع الیدین روایت کرتی ہے۔ ان میں عمرؓ، علیؓ وغیرہ ہیں اور اکثر اہل علم صحابہ اسی کے مطابق کہتے ہیں۔ ان میں سے ابوبکرؓ علیؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور ابو سعید خدریؓ، جابرؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ وغیرہ صحابہ ہیں۔

قارئین کرام۔ للہ انصاف فرمائیں کہ اس صراحت کے باوجود بھی امام بغویؒ کو سجدوں میں رفع الیدین کے قائلین میں شمار کرنا کس قدر کذب بیانی ہے۔

امام عبدالرحمن بن مهدیؒ امام موصوف کے بارے میں بھی کہیں کوئی صراحت نہیں کہ یہ سجدوں کی رفع الیدین کے قائل تھے۔ بلکہ موصوف دیگر ائمہ محدثین کی طرح مواضع اربع کی رفع الیدین کے قائل تھے۔ جیساکہ پہلے بھی گزر چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سجدوں کے درمیان رفع الیدین کی احادیث پر ایک نظر

گزشتہ صفحات میں ہم علیحدہ طور پر ان تمام دلائل پر اپنا ناقدانہ جائزہ پیش کر چکے ہیں جو سجدوں کی رفع الیدین کے قائلین پیش کرتے رہتے ہیں ان سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس عمل کی روایت کے اعتبار سے کوئی حیثیت نہیں۔ ذیل میں ہم چند محدثین سے ان روایات کے بارے میں ایک سرسری جائزہ پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہمارا ناقدانہ جائزہ یہ فقط ہمارے ذہن کی اختراع ہے بلکہ بحمد اللہ محدثین کی اکثریت کا بھی یہی فیصلہ ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ

مختصر طبقات الحنابلہ میں ہے۔ حنبلؒ کہتے ہیں میں نے ابو عبداللہ سے سنا ان سے ایک شخص نے رفع الیدین کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ وہ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔ میں نے کہا اور سجدوں کے درمیان؟ فرمایا نہیں، میں نے کہا جب آدمی سجدہ کے لئے نیچے جھکتا ہے تو؟ تو فرمایا۔ نہیں عباس عنبریؒ نے کہا اے ابو عبداللہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں کہ آپ نے یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ احادیث (جن میں مواضع ثلاثہ کی رفع الیدین کا ثبوت ہے) زیادہ قوی ہیں اور تعداد میں بھی زیادہ ہیں۔

امام نوویؒ

امام موصوف نے بھی مجملاً طور پر ان احادیث کے ضعف کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

ملاحظہ ہو۔ شرح مہذب ج ۳ ص ۴۴۷-۴۴۶

امام ابن القیمؒ

علامہ موصوف فرماتے ہیں۔ فلا یصح ذلک عنہ البتۃ زاد المعاد ج ا ص ۱۱۷-۱۱۶ یعنی سجدوں کی رفع الیدین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً صحیح نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجرؒ

حافظ صاحب موصوف فرماتے ہیں و فی الباب عن جماعۃ من الصحابۃ لا یخلو شیئی منھا عن مقال۔ فتح الباری ج ۲ ص ۲۲۳ یعنی اس بارے میں صحابہ کی ایک جماعت سے احادیث ہیں لیکن ان میں سے کوئی کلام سے خالی نہیں۔

علامہ شوکانیؒ

موصوف لکھتے ہیں۔ و ھذہ الاحادیث لا تنتھض للاحتجاج بھا علی الرفع فی غیر تلک المواطن فالواجب البقاء علی النفی الثابت فی الصحیحین الخ۔

یہ احادیث مذکورہ (مواضع ثلاثہ) مقامات کے علاوہ کے مقامات کی رفع الیدین کی دلیل کے قابل نہیں پس صحیحین میں جو نفی ثابت ہے اسے باقی رکھنا واجب ہے۔

علامہ مبارکپوریؒ

مولانا مرحوم نے ابکار المنن فی تنقید آثار السنن ص ۲۰۴ تا ص ۲۰۸ ان روایات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ فلیطالع ثمہ

قارئین کرام۔ ان ائمہ محدثین کی تصریحات سے آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ سجدوں کی رفع الیدین کی روایات کی کیا حیثیت ہے؟

ھذا ما تیسرلی من الجواب

الراقم محمد ایوب۔ مدرس مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث

پلاٹ نمبر ۳۸۔ لیاقت کالونی۔ حیدر آباد

30-3-91 بمطابق ۱۷ اشوال ۱۴۱۱ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محمد یونس شاکر
محلہ بانسہ نزد مسجد مبارک اہلحدیث نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

مکتبۃ السنہ کی دیگر مطبوعات

تحریک جماعت اسلامی اور مسلک اہل حدیث

تصنیف: مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ تعالیٰ

مقدمہ

مفکر اسلام مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمہ اللہ تعالیٰ

نور العینین فی مسئلہ رفع الیدین

تصنیف

مولانا ابو طاہر زبیر علیزئی

بدعت کی حقیقت

تصنیف

شمیم احمد خلیل السلفی حفظہ اللہ

المرکز الاسلامی دوحہ قطر

قربانی کی شرعی حیثیت اور پرویزی دلائل پر تبصرہ

تصنیف

ترجمان اسلام حافظ محمد ابراہیم صاحب کمیرپوری رح

مکتبۃ السنۃ، الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی

۱۸- سفید مسجد بالمقابل پولیس تھانہ سولجر بازار نمبر ۱- کراچی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۃ المنشورات (۱۲)

جائز اور ناجائز

تبرک

تصنیف

ڈاکٹر علی بن نفیع العلیانی

پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ام القری یونیورسٹی مکۃ المکرمہ

ترجمانی

جناب پروفیسر ابو عمار عمر فاروق سعیدی

فاضل مدینہ یونیورسٹی

ناشر

مکتبۃ السنۃ

الکوثر اسلامی پبلشرز

۱۸/ سفید مسجد، سولجر بازار ۱، کراچی فون: ۷۲۲۶۵۰۹